عبداللہ ابن سبا

ابن سبا ایں ہمہ آوردۂ تست

اس شخص کا نام تو زبان زد عوام ہے۔ لیکن اس کے حالات سے سوائے خواص کے کم لوگ ہی واقف ہونگے۔ عام طور مشہور ہے۔ کہ شیعہ مذہب کا بانی یہی شخص ہے۔ حتیٰ کہ میں نے سید سجاد حسین مشہور شیعہ متکلم کے ایک رسالہ تصویر غالب و مغلوب میں دیکھا۔ کہ شاہ عبدالعزیز صاحب مرحوم دہلوی نے بھی ایسا لکھا ہے لیکن رسالہ مذکور میں اس نسبت کی کلی تردید کی گئی ہے اسی طرح نواب محسن الملک صاحب مرحوم نے بھی آیات بینات میں لکھا ہے کہ بانی مذہب شیعہ عبداللہ ابن سبا ہے۔ لیکن کچھ تفصیل نہیں کی۔

غرض یہ ہے۔ کہ اہل سنت آجتک شیعوں کو یہ الزام دیتے آتے ہیں۔ لیکن شیعہ صاحبان ہیں۔ کہ عوام عبداللہ بن سبا کے نام سے بھی واقف نہیں۔ اور خواص ناک پر مکھی نہیں بیٹھنے دیتے۔ اور اس الزام کو محض اتہام اور افترا ظاہر کرتے ہیں۔ دوران تحقیق مسائل متنازعہ فریقین میں دو ایک معتبر کتب شیعہ سے خاکسار کو عبداللہ بن سبا کے حالات معلوم ہوئے ہیں۔ جنکو ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔

مرزا محمد تقی لسان الملک مستوفی اول و دیوان اعلیٰ سلطان ناصر الدین شاہ قاجار نے اپنی مشہور کتاب ناسخ التواریخ فارسی میں لکھا ہے۔ جس کا ترجمہ اردو حسب ذیل ہے

ذکر پدید آمدن مذہب رجعت در سال سی و پنجم ہجری

عبداللہ بن سبا کہ یہودی تھا۔ عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہ) کے عہد میں مسلمان ہو گیا۔ اور اگلی کتابوں اور صحیفوں سے بخوبی واقف تھا۔ جب مسلمان ہوا۔ تو عثمان کی خلافت اسکو کچھ پسند نہ ہوئی۔ پس اصحاب کی مجلسوں اور محفلوں میں جا بیٹھتا۔ اور عثمان کی برائیوں کو جس قدر کہ ہو سکتا۔ بیان کرتا۔ لوگوں نے عثمان سے جا کہا۔ اس نے کہا یہ یہودی ہے۔ کون؟ اور حکم دیا۔ کہ اسکو مدینہ سے نکالدیا جائے۔ عبداللہ مصر میں آگیا۔ چونکہ عالم اور دانا آدمی تھا۔ لوگ

اس کے پاس جمع ہوتے۔ اور اس کی باتوں پر یقین کرتے۔ اس نے کہا سنو بھائی لوگو تمنے کیا نہیں سنا۔ نصاریٰ کہتے ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام اس جہان میں لوٹ کر آئینگے چنانچہ ہماری شریعت میں بھی یہ بات یقینی ہے۔ تو جب عیسیٰ رجعت کر سکتے ہیں۔ تو محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) جو عیسیٰ سے بھی بلاشبہ افضل ہیں۔ کیونکر رجعت نہ کرینگے۔ اور خدا بھی قرآن کریم میں فرماتا ہے ان الذی فرض علیك القرآن لرادك الیٰ معاد جب اس بات کو لوگونکے ذہن نشین کر دیا۔ تو کہا خدا نے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر زمین میں بھیجے ہیں۔ اور ہر پیغمبر کا کوئی وزیر یا خلیفہ ہوا ہے۔ پھر کس طرح ممکن ہے۔ کہ پیغمبر دنیا سے جائے۔ خصوصاً جبکہ وہ صاحب شریعت بھی ہو۔ اور کوئی نائب یا خلیفہ مقرر نہ کرے۔ اور امت کے کام کو مہمل چھوڑ جائے۔ اصل یہ ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے وصی اور خلیفہ علی علیہ السلام ہی تھے چنانچہ خود فرمایا تھا۔ انت منی بمنزلت ھارون من موسیٰ۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ علیؑ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے خلیفہ ہیں۔ اور عثمان (رضی اللہ عنہ) نے اس منصب کو غصب اور اپنے ساتھ وابستہ کر لیا عمرؓ نے بھی ناحق اس امر کو شوریٰ میں ڈالدیا۔ اور عبد الرحمٰن بن عوف نے خواہش نفسانی کیساتھ عثمانؓ کے ہاتھ پر ہاتھ مارا۔ اور جو علیؑ کا ہاتھ بیعت کرنیکے لئے پکڑ رکھا تھا۔ اسکو چھوڑ دیا۔ اب ہم لوگ جو شریعت محمدی میں ہیں۔ لازم ہے۔ کہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرنے میں شرم نہ کریں۔ جیسے کہ خدا نے فرمایا ہے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر۔ پھر اپنے لوگوں کو کہا ہم کو ابھی عثمانؓ کے مقابلہ کی طاقت نہیں۔ اسلئے واجب ہے۔ کہ جہانتک ہو سکے۔ عثمان کے عاملوں (گورنروں) کو جو ظلم وستم کی آگ کو بھڑکاتے ہیں کمزور بنائیں۔ اور ان کی بداعمالیوں کو جہان میں ظاہر کریں۔ اور لوگوں کے دلوں کو عثمانؓ اور اسکے گورنروں کی طرف سے پھیر لیں۔ پس مراسلے لکھے گئے۔ اور عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح کی جو مصر کا حاکم تھا اطراف جہاں میں شکائتیں بھیجیں۔ اور لوگوں کو اس بات پر متفق کیا (مردم را یکدل و یکجہت کروند) کہ مدینہ میں جمع ہو

آئیں۔ اور عثمانؓ پر امر المعروف کریں۔ اور اسکو خلافت سے اتار دیں۔ عثمانؓ اس راز کی جستجو کرتے تھے۔ اور مروان بن الحکم نے شہروں میں جاسوس بھیجے۔ جو یہ خبر لائے۔ کہ ہر شہر کے بڑے بڑے لوگ عثمانؓ کو خلافت سے اتارنے میں اتفاق رکھتے ہیں۔ ناچار عثمان عاجز اور بے بس ہو کر رہ گئے۔" ترجمہ ناسخ التواریخ جلد دوم کتاب دوم در حالات عثمانؓ ص۵۲۴ مطبوعہ ایران

رئیس المحدثین شیخ الطائفہ شیخ ابوجعفر قمی نے اپنے رسالہ اعتقادیہ میں اور مرزا باقر علی نے ارشادیہ شرح اعتقادیہ میں بھی عبداللہ بن سبا اور اسکے اعتقاد کا ذکر کیا ہے۔ جسکو خاکسار نے اپنے رسالہ شیع الاولین میں مفصل لکھا ہے۔ بخوف طوالت یہاں اس کا اختصار عرض کئے دیتا ہوں۔ ارشادیہ میں غالی شیعوں کے متعلق لکھا ہے۔

"جاننا چاہیئے۔ کہ غالی ایک فرقہ ہے شیعوں میں سے کہ جو غلو کرتے ہیں امر دین میں خصوصاً فرقہ سبائیہ کہ ان کا گروہ عبداللہ بن سبا ہے۔ وہ لعین جناب امیر کو خدا جانتا ہے۔ اول یہ شخص یہودی تھا۔ پھر بظاہر اسلام لایا پھر رجوع کی اس نے طرف کفر کے اور گمان کیا۔ کہ امیرالمومنین خدا ہیں"۔ جناب امیر جب اسکے حالات سے مطلع ہوئے۔ تو سخت سرزنش کی لیکن نہ مانا۔ آخر آپ نے اسکو قید خانہ سے نکال کر آگ میں جلا دیا۔" ارشادیہ

لیکن افسوس ہے۔ کہ اس فتنہ کی آگ نہ بجھی پر نہ بجھی۔ کیونکہ لکھا ہے۔ کہ عبداللہ کے بعد اسکا بیٹا عبیداللہ نام اٹھا۔ شارح اعتقادیہ تحریر فرماتے ہیں:" اور ایک بیٹا اس کا عبیداللہ بن سبا تھا۔ وہ لعین بھی فاسد العقیدۃ تھا۔ مگر اپنے باپ سے ایک درجہ کم تھا۔ کہ وہ جناب امیر کے خدا ہونیکا قائل نہ تھا۔ مگر تفویض کا قایل ہوا تھا۔ یعنی کہتا تھا۔ کہ خدا تعالے نے اپنے سب کام پیغمبر خدا اور جناب امیر کو سپرد کر دئے ہیں۔ اور آپ معطل ہو گیا ہے۔ یہی حضرات پیدا کرتے ہیں۔ اور یہی مارتے ہیں۔ اور یہی رزق بانٹتے ہیں۔ غرض جو کام کہ خدا کے ہیں ان کے نزدیک وہ سب کام پیغمبر خدا اور جناب علی مرتضیٰ کرتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کچھ نہیں کرتا۔"

(ارشادیہ)

یاد رہے کہ عقیدہ تفویض کے معتقدوں کو مفوضہ کہتے ہیں۔

شیخ ابوجعفر قمی رسالہ اعتقادیہ میں فرماتے ہیں روی عن ضرارہ انہ قال قلت للصادق ان رجلاً من ولد عبد اللہ بن سبا یقول بالتفویض الخ

دیکھو اعتقادیہ مع شرح ارشادیہ صفحہ ۳۱۸ یعنی ضرارہ سے روایت ہے۔ میں نے حضرت صادق ؑ سے عرض کیا۔ کہ ایک شخص عبداللہ بن سبا کی اولاد سے ہے وہ کہتا ہے۔ کہ تفویض برحق ہے

ملا باقر مجلسی فرماتے ہیں۔ کہ حضرت علیؓ کے بارہ میں بلحاظ اعتقاد چار قسم کے لوگ ہیں اول غالی دوم خارجی سوم اثنا عشری چہارم وہ جو آنجناب کو خلافت میں چوتھے درجہ پر مانتے ہیں (غالباً اہل سنت) پھر غالیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرقہ سابئیہ کی بابت لکھتے ہیں۔

سائیہ اصحاب عبداللہ بن سبا اند۔ از نصیریاں۔ روزے عبداللہ بآں حضرت (علیؓ) گفت انت انت یعنی انت اللہ ترجمہ سائیہ (یا سبائیہ) عبداللہ بن سبا کے پیرو ہیں نصیریوں میں سے ایکدن عبداللہ نے جناب علیؓ سے کہا۔ کہ آپ آپ ہی ہیں۔ یعنی آپ خدا ہیں۔ دیکھو تذکرہ الائمہ مجلسی مطبوعہ ایران صفحہ ۱۹

ایک اور موقعہ پر اسی کتاب (تذکرہ) میں لکھا ہے۔

و بعضے گفتہ اندکہ زنادقہ قومے اند۔ کہ در اسلام بہم رسیدند۔ و از اصحاب عبداللہ بن سبا اند۔ و ابن عبداللہ مردم را بطلب خون عثمان برانگیخت وجہال ایشاں یعنی شیعیاں را گمراہ ساخت و بخدائی علی قائل شدند صفحہ ۱۲۱ مطبوعہ ایران۔

یعنی زندیقون کے بارہ میں بعضوں نے کہا ہے۔ کہ وہ عبداللہ بن سبا کے پیروان میں ہیں۔ اور یہ عبداللہ وہ ہے۔ کہ لوگوں کو حضرت عثمان رض کے قتل کر دینے پر ابھارتا تھا۔ اور ان کے جاہلوں کو یعنی شیعوں کو گمراہ کر ڈالا۔ کہ وہ علیؑ کی الوہیت کے قائل ہوگئے۔

مورخ روضۃ الصفا نے بھی عبداللہ بن سبا کا حال لکھا ہے۔ جو ناسخ التواریخ سے ملتا جلتا ہے۔ البتہ ایک بات اس میں زیادہ لکھی ہے۔ وہ یہ کہ عبداللہ بن سبا حبرے بود از

احبارِ یہود صنعا بسودائے آنکہ عثمان اورا معزز دارد۔ بہ مدینہ آمدہ ایمان آورد چوں جمال مطلوب اواز حجاب نقاب منکشف نہ گشت۔ بامخالفان عثمان اختلاط آغاز کرد الخ اور آخر میں اس کے ہمراہیوں اور ہمنواؤں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔" و در مصر و کوفہ کار اہل خلاف بالا گرفت"۔ دیکھو روضۃ الصفا جلد ۲ صفحہ ۲۶۹۔ ترجمہ حضرات مذکور کہ عبداللہ بن سبا علاقہ صنعا کے یہودی فاضلوں میں سے ایک فاضل تھا۔ اس خیال سے کہ حضرت عثمان اس پر نوازش فرمائیں۔ مدینہ میں آیا۔ اور ایمان لایا۔ جب اس کا مطلب پورا نہ ہوا۔ عثمانؓ کے مخالفوں سے ملنا جلنا شروع کر دیا۔ اور مصر اور کوفہ میں مخالف گروہ نے خوب زور پکڑ لیا۔

فوائد

معرضہ بالا کو الف سے کئی باتیں معلوم ہو گئیں۔ اوّل یہ کہ عبداللہ بن سبا حضرت عثمانؓ کا غیر معمولی مخالف تھا۔ اور اس کی مخالفت کی بنا ذاتی اغراض پر مبنی تھی۔ اس نے اس مخالفت کو نہ صرف حضرت عثمانؓ اور اپنی ذات تک محدود رکھا۔ بلکہ دیگر صحابہ و شیخین کو بھی مطعون کیا۔ اور اہل مصر اور اہل کوفہ میں بھی مخالفت کی آگ کو مشتعل کیا۔ جس کا نتیجہ حضرت عثمان کی شہادت ہوئی۔ دوم جس قدر اسنے حضرت عثمان کی مخالفت میں تشدد کیا۔ اسی قدر جناب علیؓ کی محبت میں غلو کیا۔ اور سب سے پہلے ان کی الوہیت کا اعلان کیا۔ سوم۔ یہ کہ بقول ناسخ التواریخ عبداللہ بن سبا عقیدہ رجعت یعنی حضرت رسول اور ائمہ اہل بیت علیہم الصلوٰۃ والسلام کے دوبارہ دنیا میں لوٹ کر آنیکا بانی بھی تھا جس طرح کہ نصاریٰ حضرت عیسیٰ کی رجعت کے قائل ہیں۔ اور آیت ان الذی فرض علیک القرآن لرادک الیٰ معاد سے استدلال کرتا تھا۔ چہارم۔ اسکا عقیدہ تھا۔ کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر میں سے ہر پیغمبر کا کوئی وزیر یا خلیفہ ہوا ہے۔ اسی طرح حضرت علی مطابق حدیث انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ آنحضرت صلعم کے خلیفہ ہوئے ہیں۔ پنجم یہ کہ بقول ملا باقر مجلسی بعض محققین کا خیال ہے۔ کہ زندیقوں کا گروہ جو ابتدائے اسلام میں پیدا ہوا۔ اسکا بانی بھی عبداللہ

بن سبا ہی ہے۔ ششم۔ یہ کہ عبداللہ بن سبا کا بیٹا عبیداللہ عقیدہ تفویض کا بانی ہوا یعنی یہ کہ خدا نے اپنے سب کام رسول صلعم اور حضرت علیؓ کے سپرد کر دیئے ہیں۔ اور آپ معطل ہو بیٹھا ہے۔

مشابہت عقاید مذکورہ باعقاید شیعہ

ابن سبا کے مخترعہ عقائد کو بہ نظر غور دیکھا جائے۔ تو تعجب ہوتا ہے۔ کہ وہ عام عقاید شیعہ سے کس طرح اور کیوں ملتے جلتے ہیں۔ اور عقاید بھی وہ جنکو شیعہ مذہب کا سنگ بنیادی کہا جا سکتا ہے۔ ناظرین کو بخوبی ذہن نشین کرنیکے لئے بہتر ہوگا۔ اگر نمبروار مقابلہ کرکے دکھلایا جاوے

(۱) ابن سبا اگر حضرت عثمان کا ذاتی مخالف اور حاسد تھا۔ اور اسی بنا پر اس نے صحابہ اور شیخینؓ کی خلافت پر بھی طعن کیا۔ تو شیعہ بھی خلفائے ثلاثہ رضہ کی عیب جوئی اور سب و لعن کرنے میں ابن سبا سے دو قدم آگے نہیں تو پیچھے بھی نہیں۔ حضرت عثمانؓ کی مخالفت کا خاص طور پر بھی کتب شیعہ میں مذکور ہے۔ کہ ایک ندا کرنیوالا آسمان سے ہر صبح ندا کرتا ہے۔ کہ جناب علیؑ اور اسکے شیعہ حق پر ہیں۔ لیکن شام کیوقت منادی آواز دیتا ہے۔ کہ عثمانؓ اور اسکے شیعہ حق پہ ہیں۔ دیکھو کافی اور اکمال الدین۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ جناب علیؓ کے حریف حضرت عثمان ہی ہیں۔

(۲) غلو محبت مرتضوی۔ شیعہ کی روایات متعلق مسئلہ امامت و فضائل مبالغہ آمیز برخلاف قرآن و سنت اور شیعہ کا عملدرآمد اٹھتے بیٹھتے بجائے اللہ اکبر کے یا علیؑ کہنا۔ جناب علیؓ کو مشکلکشا اور حاجت روا جاننا۔ سب ایسی باتیں ہیں۔ جن سے نمایاں طور پر ان کا غلو اور غالی ہونا ثابت ہے۔ پھر دوسرے طور پر جب ہم کتب احادیث و کتب رجال مثل منتہی المقال وغیرہ میں شیعہ فرقوں اور انکے عقائد کی تفصیل دیکھتے ہیں۔ تو ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ عقیدہ ہر زمانہ میں جاری و ساری رہا ہے۔ یہانتک کہ ملوک دیلم کی نسبت لکھا ہے۔ کہ وہ سب حضرت علی کی صورت کو اپنی شمشیروں میں کھینچوا تے تھے تاکہ فتح و ظفر نصیب ہو۔

"وقاطبتہ ملوک دیلم صورت آنحضرت را در شمشیر ہائے خود بواسطہ فتح و ظفر کشیدہ اند" تذکرۃ الائمہ ص۱۵

اسی کتاب میں لکھا ہے۔ کہ عزرائیل جناب علیؑ کے حکم سے روح قبض کرتا ہے۔ اور جب تک وہ حاضر نہ ہوں۔ فرزند پیدا نہیں ہوتا۔ صـ۸۵ کہاں تک لکھا جائے۔ مختصر یہ ہے۔ کہ سچ پوچھو۔ تو تشیع کی شان ہی غلو ہے سے بارہا گفتہ ام بخلوت دل :: علی اللہ غیرہ باطل ـ تذکرہ صـ۹۳)

(۳) عقیدہ رجعت۔ شیعہ مذہب میں رجعت کا عقیدہ الیسا ضروری ہے۔ کہ امام صادقؑ نے فرمایا ہے۔ جو رجعت ہماری کا قائل نہ ہو۔ وہ ہم میں سے ہی نہیں ہے۔ لیس منا من لم یؤمن برجعتنا۔ اور "از حضرت صادق کہ از ما نیست کسے کہ ایمان بہ رجعت ما نہ داشتہ باشد ومتعہ را حلال نہ داند"۔ دیکھو رسالہ رجعت مجلسی اور حق الیقین مجلسی میں باب رجعت کو۔ گویا رجعت کیا ہے۔ مایوسوں کی امید اور ناامیدوں کی ڈھارس۔ رجعت کو نہ مانا جائے۔ تو تشیع قالب بیجان اور جسم بے روح و رواں کا مصداق رہ جاتا ہے۔ تمام اہلسنت خواہ جناب علیؓ کو خلیفہ بلا فصل مان لیں۔ تاہم جبتک کہ رجعت اور متعہ کو حلال نہ جانیں بالکل بے سود ہے۔ کیونکہ امام صادق کی حدیث ہے لیس منا من لم یؤمن برجعتنا۔ اور رجعت کو کتاب حق الیقین وغیرہ میں آیت ان الذی فرض علیك القرآن سے استدلال کیا گیا ہے۔

(۴) خلفاء و اوصیاء کا منصوص ہونا۔ یہ عقیدہ بھی شیعوں کا اجماعی عقیدہ ہے مسئلہ خلافت میں مابہ النزاع یہی امر ہے۔ کہ شیعہ خلافت صدیق کی نصوص پوچھتے رہتے ہیں۔ بہ شیخ الطائفہ ابوجعفر قمی نے تو کمال کر دیا۔ کہ حضرت آدم سے لیکر آنحضرت صلعم تک منصوص خلفاء کی ایک فہرست بھی دیدی۔ اور علامہ مجلسی نے اسکو حیوٰۃ القلوب میں تبرکاً نقل فرمادیا۔ جناب مرتضوی کی خلافت بلافصل کے لئے حدیث منزلت عام طور پر مشہور ہے۔ تفصیل اسکی تحصیل حاصل ہے

(۵) زندیقیت۔ اس بارے میں کوئی وجوہ مشابہت تلاش کر کے میں اپنے شیعہ احباب کے دلونکو آزردہ کرنیکی جسارت نہیں کرتا۔

(۶) عقیدہ تفویض۔ جس کا بانی عبیداللہ بن عبداللہ بن سبا ہوا۔ اسکا اثر بھی شیعوں میں

عام ہے جب غلو محبت ان میں عام ہے۔ تو تفویض کے عام ہونے میں کون سی کسر رہ گئی ہے کیونکہ بہرحال تفویض سے غلو ہی کی تلافی کی گئی ہے مگر ع تلافی کی بھی ظالم نے تو کیا کی! شیعوں نے اپنے سارے کام پنجتن پاک اور امام ضامن کو سونپے ہوئے ہیں۔

خاکسار کے خیال میں شاید یہی عقائد اور ہیچ قسم دیگر معتقدات عبد اللہ ابن سبا کی طرف منسوب ہیں جن کی وجہ سے ہمارے متکلمین نے یہ فتوی دیا ہے۔ کہ درحقیقت عبد اللہ بن سبا ہی شیعہ مذہب کا بانی مبانی ہے۔ خدا جانے یہ فتوی کہا تک درست ہے جس کی تائید واقعات سے بھی ہو گئی ہے۔ لیکن اس میں تو ہرگز شک نہیں۔ کہ عبد اللہ بن سبا اگر شیعہ مذہب کا بانی نہیں۔ تو صحابہ رسول صلعم پر طعن اور تبرا بازی کا بانی تو وہی یہودی الاصل غالی ہوا۔ ائمہ کرام کے اخلاق شیعہ سے ضائع ہو گئے۔ لیکن ابن سبا کے اخلاق کا اثر بدستور باقی رہ گیا۔ بلکہ شیعہ اگر ٹھنڈے دل سے خالی الذہن ہو کر غور کریں۔ تو ان کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ ہمارے اصول عقائد میں عبد اللہ بن سبا کے عقائد کا بہت کچھ حصہ ملا ہوا ہے ائمہ اہلبیت علیہم السلام کا اسلام عام اہل اسلام سے نرالا نہ تھا ان کی مبارک تعلیم جو بہت کچھ خلط ملط ہو گئی ہے۔ اور ان کے پاک اقوال اب بھی سعید روحوں کے واسطے مشعل ہدایت ہیں جس تعلیم کو آئمہ کی تعلیم سمجھ کر وہ اہلسنت سے برسر پرخاش ہیں کاش کہ وہ ائمہ کی تعلیم ہوتی۔ بھائیو! یہ خلاف قرآن و سنت عقاید جو عقل سلیم بھی تسلیم کرنے سے گھبراتی ہے۔ سب عبد اللہ بن سبا کی جدت طرازی کے کرشمے ہیں۔ ورنہ اگر بہیئت مجموعی کتب سابقہ کی سب احادیث ائمہ کی احادیث ہوتیں۔ تو ان میں وہ افسوسناک اختلاف نہ ہوتا۔ یہ تعداد کثیر فرقے نہ برآمد ہوتے جنکا مفصل ذکر میں نے منتہی المقال میں دیکھا۔ اور دوسری کتابوں میں بھی ہے۔ پس اگر غیرت اسلامی رکھتے ہو۔ تو عبد اللہ بن سبا کی تعلیم پر تبرا کہو۔ اور خالص ائمہ اہلبیت کرام کی تعلیم کو تلاش کرو۔ آیندہ اختیار ہے۔ والسلام علی من اتبع الہدی

خاکسار خادم حسین خادم سراج بلڈنگ کلکتہ